سلسلة قصص الانبیاء

29

پتّھر کی گواہی

بل رفعه الله الیه

وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم

اشتیاق احمد

پتھر کی گواہی

قصّہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام

اشتیاق احمد

www.urduguru1.blogspot.com
www.facebook.com/urduguru

''ابا جان! میں بہت پریشان ہوں...... بلکہ میں یہ کہوں کہ مارے پریشانی کے میرا برُا حال ہے تو غلط نہ ہوگا۔''

''اور احمد کے ساتھ میں بھی پریشان ہوں۔'' محمود نے بھی فوراً کہا۔

''آخر ایسی کیا بات ہوگئی، مجھے تو بتاؤ۔'' وہ پیار بھرے انداز میں بولے۔

''ہماری کلاس میں ایک لڑکا ہے...... اس کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمان سے نازل ہوں گے...... ایسا کچھ نہیں ہوگا...... جس نبی کو آنا تھا...... وہ آچکے ہیں اور ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔''

''اوہ! اب میں سمجھا...... بات یہ ہے میرے بچو! وہ لڑکا قادیانی ہے۔ ایک جھوٹے نبی کا پیروکار ہے، اس لیے وہ اس قسم کی باتیں کرتا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ

پتھر کی گواہی

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے ...... تم پسند کرو تو میں تمھیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی کہانی پوری تفصیل سے سنا دیتا ہوں...... ساری کہانی سن کر تمھیں معلوم ہوگا کہ اصل بات کیا ہے اور جھوٹے لوگ کیا کیا کہانیاں اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو ورغلاتے رہتے ہیں۔'' یہاں تک کہہ کر ان کے والد خاموش ہوگئے۔

''اس سے اچھی بات بھلا کیا ہوگی ابا جان۔'' دونوں ایک ساتھ بولے۔

''تب پھر آج عشاء کے بعد یہ کہانی سہی۔''

''بالکل ٹھیک ابا جان۔'' وہ بولے۔

عشاء کے بعد ان کے والد نے کہانی اس طرح شروع کی:

''یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ عمران کی بیوی نے اولاد کے لیے دعا کی اور یہ عہد کیا کہ ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا، اسے وہ بیت المقدس کے لیے وقف کر دیں گی، لیکن ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوگئی۔ اس لڑکی کا نام مریم رکھا گیا اور انھیں مسجد کی خدمت کے لیے وقف کر دیا گیا۔ مریم علیہا السلام کی پرورش سیدنا زکریا علیہ السلام کے حصے میں آئی۔

جب مریم علیہا السلام کچھ بڑی ہوگئیں تو بیت المقدس میں ان کے لیے ایک جگہ مخصوص کر دی گئی جہاں وہ لوگوں کی نظروں سے بچ کر اللہ کی عبادت کرتی تھیں۔ زکریا علیہ السلام جب ان سے ملنے جاتے تو ان کے سامنے بے موسم پھل رکھے دیکھتے، یہاں تک کے حالات اور واقعات تم لوگوں کو معلوم ہی ہیں...... ٹھیک ہے نا۔''

''جی ہاں! بالکل۔''

''تب پھر آگے سنو! ایک دن مریم علیہا السلام کسی کام کے لیے گھر سے نکلیں اور مسجدِ اقصیٰ
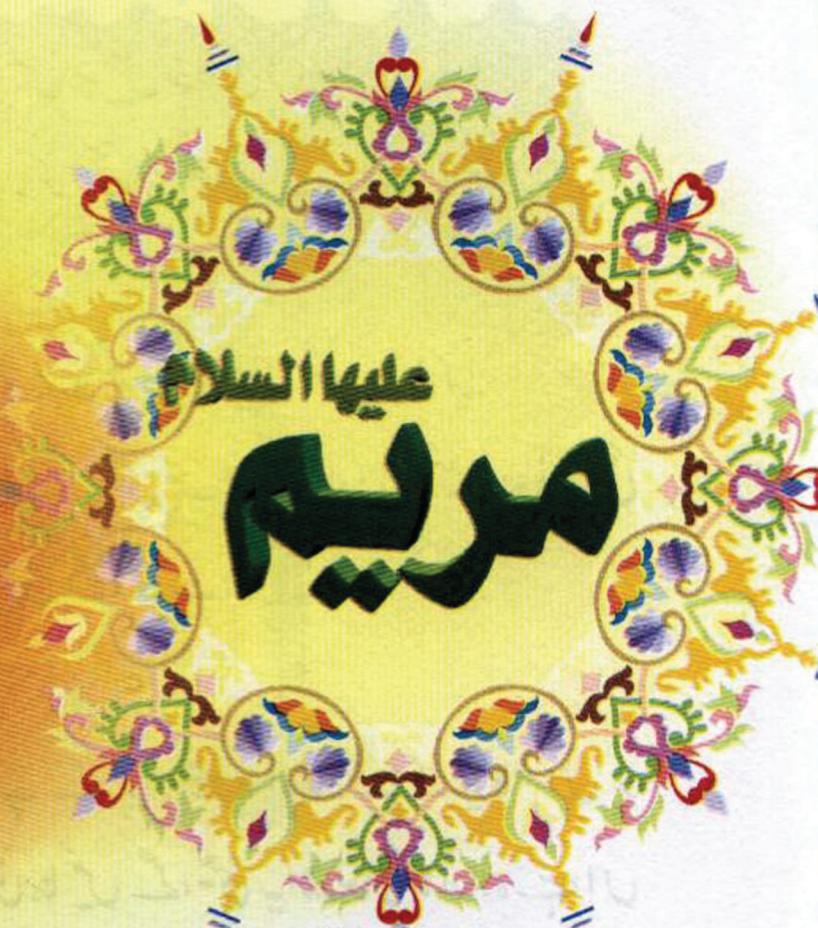
کی مشرقی جانب چلی گئیں۔ اس وقت مسجد بالکل خالی تھی...... گویا وہ بالکل تنہا تھیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو ان کے پاس بھیجا۔ جبریل علیہ السلام ایک خوب صورت نوجوان کی شکل میں ان کے پاس آئے۔ مریم علیہا السلام انھیں دیکھ کر خوف زدہ ہوگئیں۔ سچا مسلمان خوف کے وقت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ انھوں نے جبریل علیہ السلام سے کہا:

'میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، اگر تو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔'

جبریل علیہ السلام نے کہا:

'میں انسان نہیں ہوں...... میں تو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ ہوں...... اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔'

پتھر کی گواہی

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جبریل علیہ السلام کی زبانی فرمایا ہے:

’میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تجھے (حکمِ الٰہی سے) ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔‘

مریم علیہا السلام جبریل علیہ السلام کی بات سن کر بہت حیران ہوئیں، انھوں نے کہا:

’بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا، جب کہ ابھی تک میری شادی ہی نہیں ہوئی، کوئی آدمی میرے قریب تک نہیں آیا اور نہ میں کوئی بدکار عورت ہوں۔‘

اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا:

’بات تو اسی طرح ہے، لیکن آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے کہ یہ کام اس پر آسان ہے۔ ہم اسے لوگوں کے لیے نشانی بنائیں گے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے، اس نے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ آپ کے ہاں بغیر باپ کے بیٹا پیدا ہوگا اور ایسا کرنا اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں اور وہ بچہ اس کی قدرت کا نشان ہوگا...... اس سے پہلے وہ (اللہ) آدم وحوا علیہما السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرما چکا ہے۔‘

جبریل علیہ السلام کی باتیں سن کر مریم علیہا السلام نے سکون محسوس کیا، خوف دل سے نکل گیا۔ انھوں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

پھر جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام کی طرف ایک پھونک ماری۔ اس پھونک کے بعد مریم علیہا السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاملہ ہوگئیں، جیسا کہ شادی شدہ عورت حاملہ ہوتی ہے۔

جب حمل کی علامات ظاہر ہوگئیں تو مریم علیہا السلام ہر ممکن حد تک لوگوں سے دور دور رہنے لگیں، اس لیے کہ انھیں معلوم تھا کہ لوگ ان پر بُرائی کا الزام لگائیں گے، وہ اس

بات کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے کہ وہ اللہ کے حکم سے حاملہ ہوئی ہیں۔

پھر جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آ گیا تو وہ کھجور کے درخت کے پاس چلی گئیں، وہ اپنے آپ سے کہنے لگیں:

'کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور میں لوگوں کی نظروں میں بھولی بسری ہو جاتی۔'

یہ بات انھوں نے اس لیے کہی کہ وہ جانتی تھیں، لوگ اب ان پر الزام لگائیں گے، انھیں جھٹلائیں گے۔ اگرچہ وہ لوگوں کے نزدیک عبادت گزار تھیں، پرہیز گار تھیں، مسجد میں رہتی تھیں، نبوت والے گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لیے آپ کی زبان پر موت کی خواہش کے الفاظ آ گئے۔

پتھر کی گواہی

مریم علیہا السلام اپنی اسی پریشانی کے عالم میں تھیں کہ انھیں ایک آواز سنائی دی:

'غم نہ کھا، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور تو کھجور کا تنا اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔ کھجوریں کھا اور پانی پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔'

پھر اسی آواز دینے والے نے کہا:

'اگر تجھے کوئی انسان نظر آ جائے تو اشارے سے کہہ دینا: میں نے (اللہ) رحمان کے نام کا روزہ رکھا ہوا ہے، میں آج کسی شخص سے بات نہیں کروں گی۔'

اس طرح مریم علیہا السلام نے اس کھجور کے تنے کے نیچے بچے (عیسیٰ علیہ السلام) کو جنم دیا۔ پھر اسے اٹھا کر اپنی قوم کی طرف آئیں۔ جب ان لوگوں نے مریم علیہا السلام کی گود میں بچے کو دیکھا تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے:

'مریم! تُو نے بڑی بُری حرکت کی ہے، تُو نے ایسا کام کیا ہے جو بہت ہی بُرا ہے تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا، نہ تیری ماں بدچلن تھی، پھر تُو یہ کام کیسے کر گزری؟'

مریم علیہا السلام نے ان کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا...... بلکہ اپنے نومولود بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔ ان کے اشارے کو سمجھ کر وہ کہنے لگے:

'تُو ہم سے مذاق کرتی ہے، یہ بچہ بھلا کیسے بات کر سکتا ہے؟'

اسی وقت اللہ کے حکم سے بچے نے بولنا شروع کر دیا:

'میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور اس

نے مجھے بابرکت بنایا ہے، جہاں بھی میں ہوں...... یعنی میں ہر جگہ بابرکت ہوں اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے، جب تک میں زندہ رہوں اور اس نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔'
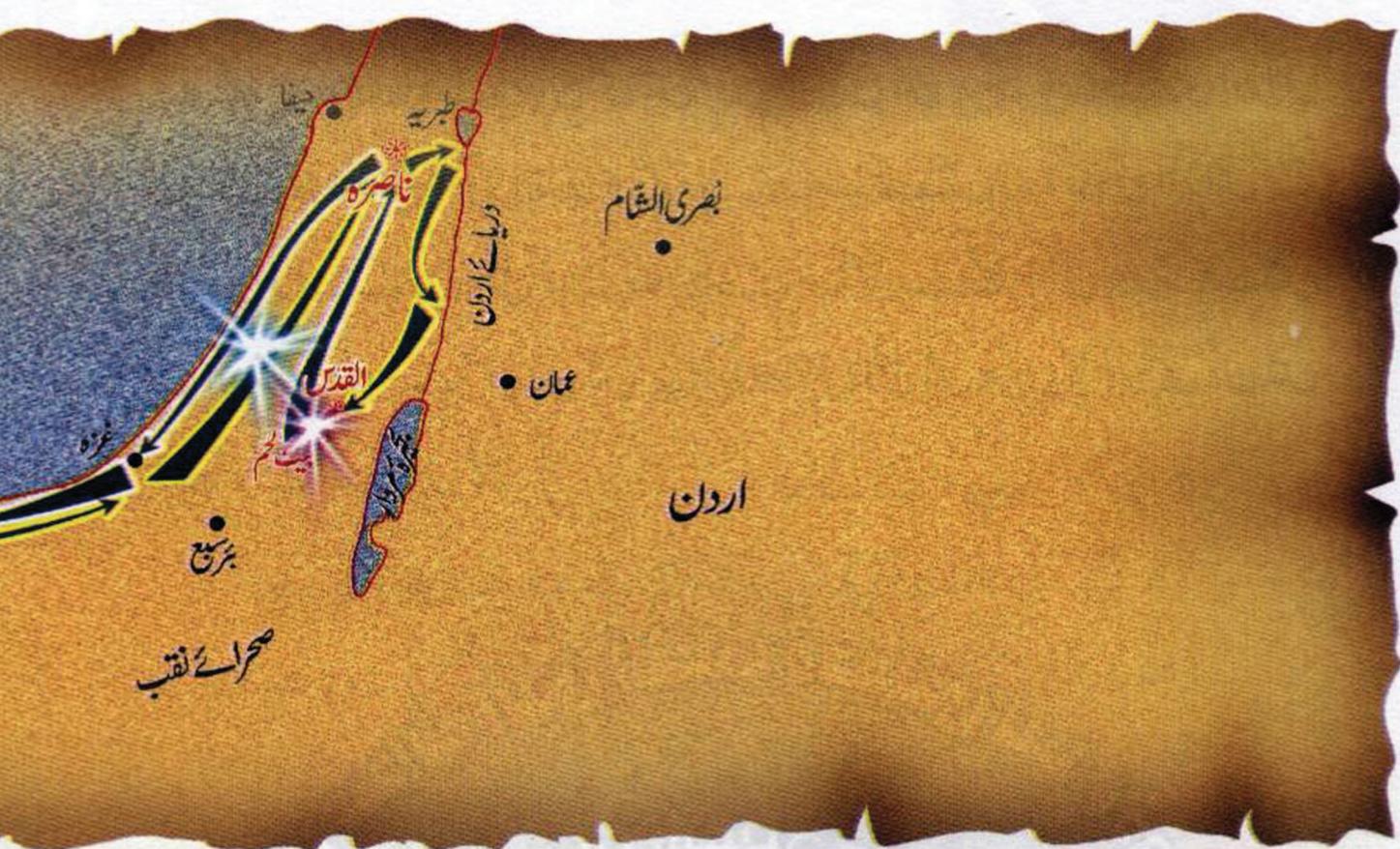
اس معجزے کی خبر ہر طرف پھیل گئی کہ نوزائیدہ بچہ باتیں کرتا ہے۔ اس طرح عیسیٰ علیہ السلام بچپن ہی میں مشہور ہو گئے۔ پھر یہ خبر شام کے بادشاہ تک بھی پہنچی۔ وہ کافر اور ظالم تھا۔ اس نے حکم دیا:

'جاؤ! اس بچے کا پتا کرو اور اسے قتل کر دو۔'

یہ خبر مریم علیہا السلام تک بھی پہنچ گئی کہ شام کے بادشاہ کی طرف سے کچھ لوگ آئے ہوئے ہیں اور وہ ان کے بچے کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ نے بچے کو اُٹھایا اور وہاں سے نکل کھڑی ہوئیں۔ ایک قافلہ مصر کی طرف جا رہا تھا، آپ اس قافلے میں شامل ہو گئیں۔ اس طرح مریم علیہا السلام اپنے بچے کے ساتھ صحرائے سینا کے کنارے پہنچ گئیں، پھر مصر میں داخل ہوئیں۔
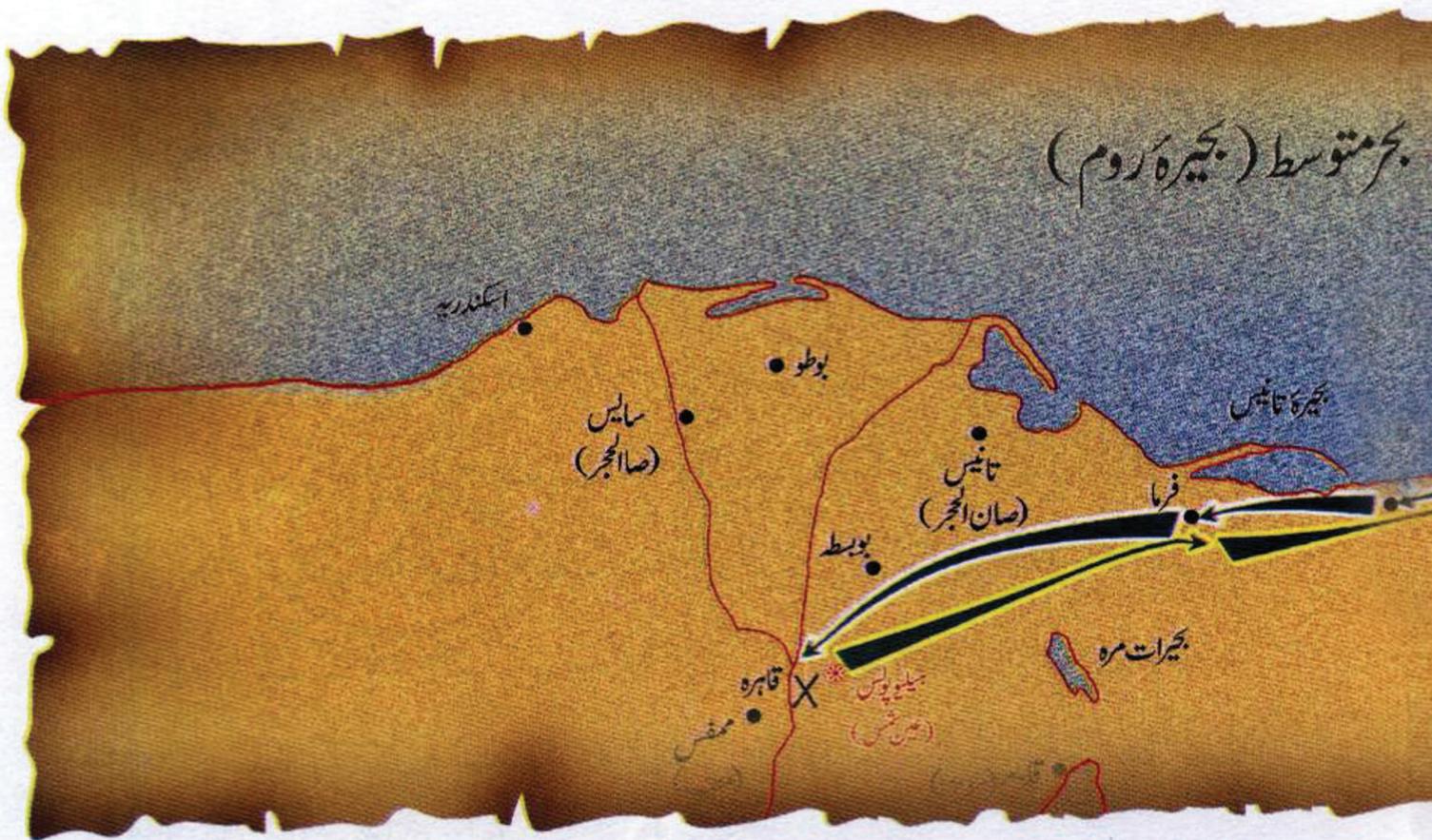
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام 13 سال کی عمر تک مصر ہی میں پرورش پاتے رہے۔ 13 سال کی عمر ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ واپس بیت المقدس چلے جائیں۔ آپ مصر سے بیت المقدس آ گئے۔ پھر آپ جوان ہوگئے۔ آپ بہت زیادہ عبادت گزار تھے اور ہمیشہ غور و فکر کرتے رہتے تھے۔ ان کے ہم عمر نوجوان زندگی کی خوب صورتی میں الجھے ہوئے تھے، لیکن یہ خوب صورتی انھیں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکی۔

اس وقت بنی اسرائیل کی حالت بہت خراب تھی۔ وہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکے تھے...... اور سب کے سب گمراہی میں مبتلا تھے۔ ان گروہوں میں سے ایک گروہ آخرت کا انکار کرنے والا تھا۔ حساب اور آخرت کا انکار کرتا تھا۔ دوسرا گروہ دین کی تعلیمات کا انکار کرتا تھا۔ یہ گروہ خواہشات اور لذتوں میں پھنسا ہوا تھا۔ ایک گروہ ضرور

ایسا تھا جس نے فتنہ وفساد کے باوجود خود کو دین والوں کے سپرد کر رکھا تھا، اگرچہ انھوں نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا تھا، لیکن اس کے باوجود ان کا تعلق دین والوں سے تھا۔ ان سب پر مال کی محبت غالب آ گئی تھی۔ وہ مال کے دیوانے ہو گئے تھے۔ سُود ان میں عام تھا۔ ان سب میں بدترین جماعت کاہنوں اور نام نہاد دین داروں کی تھی۔ انھوں نے اسلامی احکام میں ردّ و بدل کر دیا تھا اور اپنی طرف سے احکام گھڑ لیے تھے، کچھ احکام میں کمی کر دی تھی اور جن احکام میں بنی اسرائیل کی فضیلت تھی، ان کو ختم کر دیا تھا، وہ اپنی باتوں سے لوگوں کو گرویدہ بنا لیتے تھے تاکہ لوگ انھیں نذر نیاز پیش کریں، انھیں مال دیں، اپنے زیورات وغیرہ دین کے نام پر انھیں دے دیں۔ وہ اس نذر نیاز کو خود لے لیتے تھے۔ اس طرح ان سے بہت زیادہ مال حاصل کر لیتے۔

ان حالات میں عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 30 سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جبریل علیہ السلام کو انجیل دے کر بھیجا اور حکم دیا:

'بنی اسرائیل کو اللہ کے دین کی طرف بلائیے...... انھیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لائیے تاکہ وہ حق کو اختیار کر لیں، فتنہ وفساد اور ظلم سے رک جائیں۔'

چنانچہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی دعوت شروع کی۔ آپ نے بنی اسرائیل سے کہا:

'اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، میں اس چیز کی تصدیق کرتا ہوں جو تورات سے پہلے تھی اور میں ایک رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں...... وہ میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا۔'

اللہ تعالیٰ نے معجزات کے ساتھ آپ کی مدد کی۔ آپ کو واضح نشانیاں دکھلائیں

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
محمد
رسول اللہ
یبنی اسراءیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ
سیدنا
عیسیٰ
علیہ السلام

تا کہ لوگ آپ کی تصدیق کریں۔ ایمان لے آئیں۔ ان معجزات میں سے ایک معجزہ تو یہ تھا کہ آپ اپنا ہاتھ کسی اندھے کے چہرے پر پھیرتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی بینائی لوٹ آتی۔ کوڑھ میں مبتلا مریض جنہیں حکیم حضرات لا علاج قرار دے چکے تھے۔ آپ ایسے مریضوں کا علاج کر دیتے تھے۔ تیسرا یہ کہ آپ اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔ آپ مٹی سے ایک پرندہ بناتے، پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ اُڑنے لگتا تھا، آپ بنی اسرائیل کو یہ بتا دیتے تھے کہ انھوں نے کیا کھایا ہے یا یہ کہ انھوں نے اپنے گھروں میں کون سی خوراک ذخیرہ کر رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائے گا:

'اے عیسیٰ ابن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا۔ جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے۔ گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب میں نے تم کو کتاب وحکمت کی باتیں اور تورات وانجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندے کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے۔ جس سے وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے تھے اور تم مُردوں کو نکال کر میرے حکم سے کھڑا کر دیتے تھے۔'

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ طب وعلاج کے عروج کا زمانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو ایسے معجزات دیے جو ماہرِ فن طبیبوں کے بس کی بات نہ تھی۔

آپ ایسے نابینے کا علاج بھی کرتے تھے جو ماں کے پیٹ سے اندھا پیدا ہوتا، اسی طرح کوئی ماہر سے ماہر طبیب اور ڈاکٹر بھی قبر میں پڑے ہوئے مردے کو زندہ نہیں کرسکتا۔ جبکہ آپ مردے کو حکم دیتے تھے تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاتا تھا۔ اس سے صاحبِ معجزہ پیغمبر کی صداقت اور اس کو ظاہر کرنے والے کی قدرت کا پتا چلتا ہے۔

لیکن ان تمام معجزات کے باوجود اور روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی بنی اسرائیل میں سے اکثر لوگ اپنے کفر پر ڈٹے رہے...... انھوں نے گمراہی اور سرکشی کو نہ چھوڑا۔ بہت کم لوگ آپ پر ایمان لائے۔

پتھر کی گواہی

عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے، ایک گروہ کو چنا۔ وہ آپ کے حامی اور مددگار تھے۔ یہ لوگ ہر وقت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ رہتے تھے۔ آپ جہاں بھی جاتے، وہ ساتھ ہوتے، آپ انھیں وعظ و نصیحت کرتے۔ وہ اپنی دینی معلومات کے لیے آپ سے سوالات کرتے رہتے تھے۔ ان لوگوں کو 'حواری' کہا جاتا ہے۔

ایک روز عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا:

'تم تیس دن تک روزے رکھو، اس طرح تمھیں اللہ کی قربت حاصل ہوگی۔'

انھوں نے ایک ماہ تک روزے رکھے۔ جب تیس روزے پورے ہو گئے تو انھوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا:

'آپ دعا کریں، اللہ ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما دے۔'

یہ سن کر عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

'اللہ سے ڈرو! ایسے سوالات نہ کرو، کہیں آزمائش میں نہ پڑ جاؤ۔'

جواب میں وہ بولے:

'ہم چاہتے ہیں کہ اس دستر خوان سے کھائیں، اس طرح ہمارے دل مطمئن ہو جائیں گے، ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ آپ سچے ہیں، پھر ہم اس پر گواہ ہوں گے۔'

ان کا مطلب تھا کہ دستر خوان کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھ کر انھیں پوری طرح یقین ہو جائے گا کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں، اس طرح ان کا ایمان مضبوط ہو جائے گا۔ پھر وہ لوگ گواہی دیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔

آپ نے بہت کوشش کی کہ وہ اس خواہش سے رک جائیں۔ یہ مطالبہ نہ کریں لیکن وہ ضد پر اڑے رہے۔ آخر عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ روتے ہوئے اور عاجزی سے اللہ سے یوں دعا کی:

'اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے دستر خوان نازل فرما، تاکہ وہ ہمارے لیے بھی ایک خوشی اور اطمینان کا سبب بن جائے اور ان کے لیے بھی جو ہم سے پہلے ہیں اور اسی طرح ہمارے بعد آنے والوں کے لیے بھی۔ وہ دستر خوان آپ کی طرف سے ایک نشانی ہوگا، ہمیں رزق عطا فرما اور تُو بہترین رزق دینے والا ہے۔'

پتھر کی گواہی

آپ اس وقت تک دعا کرتے رہے جب تک کہ حواریوں نے دستر خوان آسمان سے اترتے ہوئے نہ دیکھ لیا۔ وہ آہستہ آہستہ نیچے اتر رہا تھا، آخر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر رک گیا۔ اس کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے کپڑا اٹھایا:

'اللہ کے نام کے ساتھ جو بہترین رزق دینے والا ہے۔'

دستر خوان مختلف کھانوں سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے حواریوں، فقرا اور مساکین کو حکم دیا:

'جو لوگ یہاں موجود ہیں، اس دستر خوان سے کھائیں۔'

اس وقت ان کی تعداد تیرہ سو تھی۔ ان سب نے اس دستر خوان سے کھایا...... اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام بیماریاں، مصیبتیں اور آفتیں دور کر دیں۔ اس طرح انھوں نے دائمی امراض سے نجات حاصل کر لی۔

اب روزانہ دستر خوان نازل ہوتا، وہ اس سے کھاتے۔ اس سے کھانا کم نہیں ہوتا تھا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا تھا:

'کوئی شخص کل کے لیے کھانا جمع نہ کرے۔'

انھوں نے اس ہدایت پر عمل نہ کیا۔ کھانا جمع کرنا شروع کر دیا...... اس کی سزا انھیں یہ ملی کہ اللہ تعالیٰ نے دستر خوان کو اٹھا لیا اور پھر نازل نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔''

''جی کیا مطلب آسمان پر اٹھا لیا۔ وہ کیوں؟'' محمود نے سوال کیا۔

''میں بتاتا ہوں، جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں نے وقت کے بادشاہ
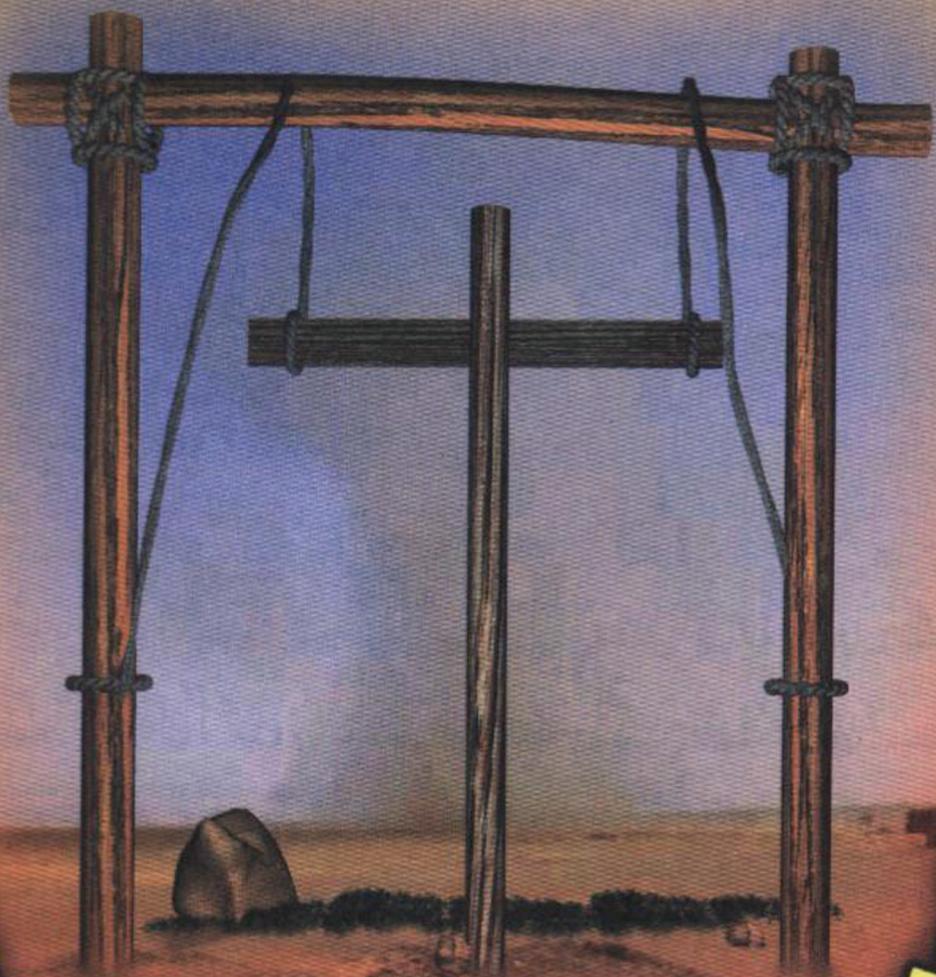
پتھر کی گواہی

کے دربار میں آپ پر جھوٹے الزامات لگائے اور آپ کو سولی پر چڑھا کر شہید کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد لوگ تین گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ نے کہا:

'عیسیٰ علیہ السلام ہی اللہ تھے۔'

دوسرے نے کہا:

'عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے تھے۔'

تیسرے نے کہا:

'عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔'

پہلے دو گروہ کافر اور مشرک ہیں۔ تیسرا گروہ مومنوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھالیا، اب آپ قیامت کے قریب آسمان سے دنیا میں نازل ہوں گے۔ دجال سے لڑیں گے...... دجال آخری زمانے میں ظاہر ہوگا اور رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے۔ بہت سے کمزور ایمان والے اس کے مکروفریب سے متاثر ہو کر اس کو رب مان لیں گے اور اس کے ساتھ مل جائیں گے، لیکن مضبوط ایمان والے اس کو جھوٹا اور کذاب کہیں گے اور اس کو رب ماننے سے انکار کر دیں گے، جس بنا پر دجال ان کو قتل کرے گا۔

اس حالت میں عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے...... آپ دجال کو قتل کر دیں گے اس طرح مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ حاصل ہوگا۔ آپ عدل و انصاف قائم کریں گے۔ ظلم کو مٹا

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے گا۔

یہ اس وقت ہوگا جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور یہودی لوگ دجال کے لشکر میں شامل ہوں گے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام باب لُدّ کے پاس دجال کو اپنے نیزے کی اَنی کے ساتھ قتل کر دیں گے اور مسلمانوں کو دجال کے قتل کی خبر دیں گے، اور بطور نشانی دجال کے خون سے آلودہ نیزے کی اَنی بھی انھیں دکھائیں گے۔

پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی۔ مسلمان آپ کا نمازِ جنازہ پڑھیں گے اور انھیں دفن کریں گے۔

بچو! اب آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ اب آپ خود ہی سوچیں کہ مرزا جس کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا، وہ عیسیٰ ابن مریم کیسے ہوسکتا ہے؟

میں آپ کو ایک کتاب لا کر دوں گا ''تھالی کا بینگن۔'' اس میں مرزا کے متعلق مکمل معلومات آپ کو مل جائیں گی۔ اس کا پڑھنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو جواب دے سکو۔''

''جی ہاں بالکل...... اب ہم ان شاء اللہ ایسے کسی دھوکے باز کے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔''

''بہت خوب! ایسی کہانیاں سننے کا سب سے بڑا فائدہ یہی ہے کہ آدمی کا ایمان پختہ ہوتا ہے۔''

اُجالا اور اندھیرا کبھی ایک نہیں ہو سکتے

اسی طرح توحید اور شرک کبھی یکساں نہیں ہو سکتے

توحید اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان

اور شرک شیطان کی اطاعت و پیروی کا نام ہے

جو لوگ توحید کو چھوڑ کر شرک کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں

اُن کی دُنیا تو برباد ہوتی ہی ہے، آخرت کی ناکامی و نامرادی بھی

اُن کا ہمیشہ کے لیے مقدر بنتی ہے

''پتھر کی گواہی'' کتاب میں اِسی حقیقت کو

دلنشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے